باب نمبر 5

حسنِ معاملات و معاشرت

(الف) حقوق العباد

(اساتذہ کرام، معاون عملہ، زوجین، اولاد، بیوہ)

حاصلاتِ تعلم اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حقوق العباد کا معنی و مفہوم اور اہمیت جان سکیں۔
- قرآن و حدیث کی روشنی میں اساتذہ، معاون عملہ، زوجین، اولاد اور بیوہ کے حقوق کے بارے میں جان سکیں۔
- سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ، سیرتِ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مذکورہ حقوق العباد کی پاس داری کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- مذکورہ حقوق کی عدم ادائیگی کے دنیوی اور اخروی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- عملی زندگی میں انسانوں کے حقوق کی ادائی کرنے والے بن سکیں۔
- آخرت میں حقوق العباد کی جواب دہی کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے حقوق کی عدم ادائیگی سے اجتناب کر سکیں۔

سوال 1: حقوق العباد کا معنی و مفہوم بیان کرتے ہوئے اساتذہ کے حقوق پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلام ایک ایسا دین ہے جو صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ وہ زندگی کے ہر پہلو میں عدل، احسان، اور حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ نے بندوں کے حقوق کو جس اہتمام سے بیان کیا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسانوں کے ساتھ معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مضمر ہے۔ حقوق العباد سے مراد وہ تمام حقوق ہیں جو ایک انسان پر دوسرے انسان کے حوالے سے عائد ہوتے ہیں، جیسے والدین، اولاد، ہمسایہ، بیوی، شوہر، یتیم، مسکین، استاد، ملازم اور دیگر افرادِ معاشرہ کے حقوق۔ ان حقوق کی ادائیگی نہ صرف انسانیت کا تقاضا ہے بلکہ دینِ اسلام کا بنیادی جزو بھی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس کا پڑوسی اس کی ایذا سے محفوظ نہ ہو وہ مومن نہیں" (صحیح بخاری: 6016)۔

اساتذہ کے حقوق:

اسلام میں علم کو بڑی فضیلت حاصل ہے اور اس علم کو سکھانے والے اساتذہ کو انتہائی بلند مقام دیا گیا ہے۔ استاد ایک روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے جو نہ صرف علم دیتا ہے بلکہ طالب علم کی شخصیت کو سنوارتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس سیکھنے کے لیے بھیجا، جس سے علم کے احترام اور اساتذہ کے ادب کا سبق ملتا ہے۔ علم سکھانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ﴾ (سورۃ المجادلہ: 11)

ترجمہ: "اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرمادے گا جو تم میں سے (کامل) ایمان لائے۔"

نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

stepacademyofficial.com

"میرے بعد سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں" (صحیح بخاری: 5027)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا" (سنن ابن ماجہ: 229)

"بے شک مجھے معلم (استاد) بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

اسلامی معاشرے میں استاد کی توہین دراصل علم کی توہین ہے، جو سخت گناہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے اساتذہ، خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ادب و خاموشی سے بیٹھتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"جس نے مجھے ایک حرف بھی سکھایا، میں اس کا غلام ہوں"۔

لہٰذا طلبہ اور والدین پر لازم ہے کہ وہ اساتذہ کا ادب کریں، ان کی خدمت کریں، ان کے لیے دعائیں کریں اور ان کی ہدایت کو دل سے قبول کریں۔ استاد کا ادب کرنا درحقیقت علم، عقل، اور دین کا احترام کرنا ہے۔

ذیل میں اساتذہ کے چند حقوق پیش کیے جاتے ہیں

ادب و احترام:

استاد کا احترام دل سے کرنا اور ان کے سامنے ادب سے پیش آنا۔

خاموشی سے سننا:

استاد کی بات کو پوری توجہ اور خاموشی سے سننا۔

فرمانبرداری:

استاد کے احکام و ہدایات کو بغیر جھگڑے یا سوال کے ماننا۔

سلام میں پہل کرنا:

استاد کو دیکھ کر پہل سے سلام کرنا سنت اور احترام کا اظہار ہے۔

تعلیم میں محنت:

استاد کی محنت کو ضائع نہ کرنا، خود بھی سیکھنے میں سنجیدگی دکھانا۔

دعاؤں میں یاد رکھنا:

استاد کے لیے دعا کرنا کہ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

استاد کی اجازت کے بغیر نہ بولنا:

مجلس علم میں استاد کی اجازت کے بغیر بولنا بدتمیزی شمار ہوتا ہے۔

استاد کے فیصلے کو تسلیم کرنا:

کسی بات پر اختلاف کی صورت میں بھی احترام کے ساتھ استاد کا فیصلہ ماننا۔

stepacademyofficial.com

غیبت و مذاق سے پرہیز:

استاد کی غیر موجودگی میں ان کی غیبت، شکایت یا مذاق سے مکمل پرہیز کرنا۔

خدمت کرنا:

استاد کی کسی بھی مناسب خدمت کو سعادت سمجھ کر انجام دینا۔

علم کا احترام:

استاد کے دیے گئے علم کو سنبھال کر رکھنا اور اس کا غلط استعمال نہ کرنا۔

ادبی نشست کا خیال رکھنا:

استاد کے سامنے بیٹھنے کا سلیقہ اپنانا، یعنی ادب و وقار کے ساتھ۔

بلا ضرورت سوالات سے بچنا:

بے مقصد سوالات سے گریز کرنا تاکہ استاد کا وقت ضائع نہ ہو۔

استاد کی غیبت میں بھی دفاع کرنا:

اگر کوئی استاد کے خلاف بات کرے تو اس کی عزت و عظمت کا دفاع کرنا۔

استاد کے ساتھ نرم لہجہ اختیار کرنا:

گفتگو میں نرمی، شائستگی اور احترام کا انداز اپنانا۔

استاد کی اجازت کے بغیر کمرۂ جماعت نہ چھوڑنا:

کلاس سے بغیر اجازت جانا ادب کے خلاف ہے۔

استاد کی مہارت پر اعتماد کرنا:

استاد کی اہلیت اور تجربے پر مکمل بھروسہ رکھنا۔

بزرگ اساتذہ کے لیے خصوصی عزت:

عمر رسیدہ اور تجربہ کار اساتذہ کے ساتھ خاص ادب و لحاظ کرنا۔

شریعت کی روشنی میں استاد کی اطاعت:

استاد کی وہ بات ماننا جو شریعت کے خلاف نہ ہو، ورنہ ادب کے ساتھ اختلاف کا حق رکھنا۔

استاد کے علم کو دوسروں تک پہنچانا:

استاد کی دی ہوئی تعلیمات کو امانت سمجھ کر دوسروں تک پہنچانا۔

امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تعلیمات:

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "رسالۃ الحقوق" میں استاد کے حقوق پر جامع اور روحانی انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

"وَأَمَّا حَقُّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ فَالتَّعْظِيمُ لَهُ. وَالتَّوْقِيرُ لِمَجْلِسِهِ. وَحُسْنُ الِاسْتِمَاعِ إِلَيْهِ. وَالإِقْبَالُ عَلَيْهِ.

stepacademyofficial.com

وَالْمُعَاوَنَةُ لَهُ عَلَى نَفْسِكَ. فِيمَا لَا غِنَى بِكَ عَنْهُ مِنَ الْعِلْمِ " (رسالۃ الحقوق: صفحہ نمبر: 34)

"اور تم پر تمہارے علم سکھانے والے (استاد) کا حق یہ ہے کہ تم اس کی تعظیم کرو، اس کے بیٹھنے کی جگہ کا ادب کرو، توجہ سے اس کی بات سنو، اس کی طرف دلجمعی سے متوجہ ہو، اور اس سے اس علم کے حصول میں مدد لو جس کے بغیر تم بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

سوال 2: معاون عملہ کے حقوق اور ان سے حسنِ سلوک کا جائزہ لیں۔

جواب: معاون عملہ کا ادارے میں بہت اہم مقام ہے اور ان کے حقوق کی حفاظت دین اسلام میں سختی سے تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف اور حقوق العباد کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ جو ہر فرد پر لازم ہے چاہے وہ اعلیٰ مرتبے کا ہو یا عام آدمی۔ رسولِ کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو بھی کسی مومن کی مدد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا"۔ (صحیح مسلم: 2699)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرے کے ہر فرد، خاص طور پر جو ادارے کی خدمت میں مصروف ہیں، ان کے حقوق کا خیال رکھنا لازم ہے۔ معاون عملہ کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی نہ صرف انفرادی فلاح کا ذریعہ ہے بلکہ پوری جماعت کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی سیرت مبارکہ میں ہمیں مددگاروں اور خادموں کی عزت و احترام کی بہترین مثالیں ملتی ہیں، جہاں آپ نے ان کے ساتھ شفقت اور حسنِ سلوک کا مظاہرہ فرمایا۔ اس لیے اسلام ہمیں تاکید کرتا ہے کہ ہم ہر قسم کے معاون عملے کو ان کے حقوق دیں تاکہ معاشرہ مضبوط اور خوشحال ہو۔

معاون عملہ کے حقوق:

عزت واحترام:

معاون عملہ ساتھ محبت و شفقت اور ادب واحترام کے ساتھ پیش آیا جائے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں انجام دے سکیں۔

کام کا مناسب بوجھ دینا:

معاون عملہ کو اتنا کام دیا جائے کہ وہ اسے بہتر طریقے سے مکمل کر سکیں کیونکہ غیر معقول کام کا بوجھ ان کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

مناسب تنخواہ اور مراعات:

ان کی محنت کے مطابق مناسب تنخواہ اور دیگر مراعات دی جائیں تاکہ وہ اپنے کام میں دلجمعی اور لگن دکھائیں۔

کام کرنے کا محفوظ ماحول:

معاون عملہ کو ایک محفوظ اور صحت مند کام کا ماحول فراہم کیا جائے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھا سکیں۔

تربیت اور ترقی کے مواقع:

انہیں نئے ہنر سیکھنے اور ترقی کرنے کے مواقع دیے جائیں تاکہ ان کی قابلیت میں اضافہ ہو اور وہ بہتر خدمات فراہم کر سکیں۔

احساسِ شراکت:

معاون عملہ کو ادارے کے اہم حصہ دار کے طور پر سمجھا جائے اور ان کی رائے کو اہمیت دی جائے تاکہ ان میں کام کے لیے جذبہ بڑھے۔

stepacademyofficial.com

ذاتی حقوق کا تحفظ:

ان کے ذاتی حقوق کا خیال رکھا جائے، جیسے کہ چھٹیوں، بیماری کی صورت میں سہولیات، تاکہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند رہیں۔

منصفانہ رویہ:

معاون عملہ کے ساتھ منصفانہ اور برابری کا سلوک کیا جائے تاکہ ان میں کسی قسم کی بے چینی یا شکایت پیدا نہ ہو۔

مناسب مواقع پر تعریف و توثیق:

ان کی خدمات کی قدر دانی کی جائے اور اچھی کارکردگی پر ان کی تعریف کی جائے تاکہ ان میں کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

کام کی اہمیت کا احساس دلانا:

معاون عملہ کو ان کے کام کی اہمیت کا احساس دلایا جائے تاکہ وہ خود کو ادارے کا حصہ سمجھیں اور محنت سے کام کریں۔

سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں معاون عملہ کے حقوق کی پاسداری کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جو ہمیں حسن سلوک اور عزت و احترام کی تعلیم دیتی ہیں۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیشہ اپنے خدام، خادمہ، غلاموں اور دیگر معاون عملے کے ساتھ نہایت مہربانی اور شفقت کا برتاؤ کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ان کی ضروریات کا خیال رکھتے، ان کی محنت کی قدر کرتے اور انہیں اچھے کپڑے پہنانے، کھانے میں اچھا کھانا دینے اور آرام کا مناسب موقع فراہم کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے غلاموں کو سختی سے منع جھڑکنے کی ہدایت دی اور فرمایا کہ ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کیونکہ وہ بھی اللہ کے بندے ہیں (مسند احمد: 20211)۔

ارشاد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے:

"الصَّلَاةَ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"

"نماز کا اہتمام کرو، اور جو تمہارے ماتحت ہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔"

اہل بیتِ اطہار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی سیرت طیبہ میں بھی معاون عملہ کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی پاسداری کی درخشاں مثالیں ملتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو علم و عدل کا پیکر تھے، ہمیشہ اپنے ملازموں کے ساتھ نرمی اور انصاف سے پیش آتے اور ان کی محنت کا پورا حق ادا کرتے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی اجرت دے دو" (سنن ابن ماجہ: 2443)۔

سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روشنی میں:

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت طیبہ سے متاثر ہو کر زندگی کے ہر پہلو میں بہترین نمونہ بنے، اور معاون عملہ کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں بھی سبقت لے گئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ اصول نافذ تھا کہ ریاست کے ہر ملازم، چاہے وہ ادنیٰ درجہ کا ہی

stepacademyofficial.com

کیوں نہ ہو، اس کی عزت و تکریم کی جائے، اور اس کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف ان کی اجرت وقت پر ادا کرتے بلکہ ان کی شکایات خود سنتے اور فوری انصاف فرماتے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ وہ خدام اور حاجت مندوں کو دل کھول کر مال دیا کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو یہاں تک تاکید کرتے کہ معاون اور ماتحت عملہ کے ساتھ ایسے پیش آؤ جیسے تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارے ساتھ پیش آئے۔

معاون عملہ کے حقوق کی عدم ادائیگی کے دنیوی نقصانات:

اللہ کی مدد سے محرومی:

جو لوگ حقوق العباد کو پامال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے، جس سے ان کے کاموں میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔

سماجی نفرت اور بغاوت:

معاون عملہ کے ساتھ زیادتی معاشرے میں نفرت، بغاوت اور عدم اطمینان کو جنم دیتی ہے، جو ادارے اور معاشرے کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔

معاشرتی بدامنی:

جب نیچے کے طبقے کے حقوق تلف کیے جاتے ہیں تو وہ بدلہ لینے یا احتجاج کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جس سے معاشرتی فساد پیدا ہوتا ہے۔

سوال 3: زوجین کا مفہوم اور زوجین کے حقوق کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: زوجین کے حقوق

زوجین کی تعریف:

اسلامی شریعت میں "زوجین" سے مراد شوہر اور بیوی کا وہ پاکیزہ رشتہ ہے جو نکاح کے ذریعے قائم ہوتا ہے۔ یہ تعلق صرف دنیاوی ضرورت نہیں، بلکہ ایک شرعی، اخلاقی اور روحانی معاہدہ ہے، جس کی بنیاد محبت، وفاداری، سکون، اور تعاون پر رکھی گئی ہے۔

باہمی حقوق کی اہمیت:

اسلام نے ازدواجی تعلق کو صرف جسمانی یا قانونی بندھن کے بجائے حقوق اور فرائض کے ایک متوازن نظام میں پرو دیا ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کے جائز حقوق کو پہچانیں اور ان کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں، کیونکہ ان ہی حقوق کی ادائیگی سے گھر کا نظام پر امن اور مستحکم رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً)

(سورۃ الروم: 21)

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔"

stepacademyofficial.com

زوجین کے حقوق:

اسلام میں ازدواجی زندگی کو سکون، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، اور شوہر و بیوی کے درمیان حقوق و فرائض کا توازن قائم کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں بیویوں کو شوہروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم یوں دیا گیا ہے:

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾

ترجمہ: "پس نیک عورتیں (اپنے شوہروں کی) فرماں بردار ہوتی ہیں (شوہروں کی) غیر حاضری میں (ان حقوق کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں" (سورۃ النساء: 34)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾

ترجمہ: "اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو پھر اگر تم انھیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ نے اس میں کوئی بہت بڑی بھلائی رکھ دی ہو" (سورۃ النساء: 19)

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ (سورۃ البقرۃ: 228)

ترجمہ: "اور ان کے بھی حقوق (مردوں پر) ہیں جیسے ان پر (مردوں کے) حقوق ہیں (شرعی) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر برتری حاصل ہے"

احادیث مبارکہ میں بھی شوہر کے حقوق کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے" (جامع ترمذی: 1159)۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

"كلكم راعٍ وكلكم مسؤولٌ عن رعيته" (صحیح بخاری: 893)

"تم میں ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ شوہر اور بیوی دونوں کو اپنی ذمہ داریاں سمجھ کر ادا کرنی چاہئیں ورنہ قیامت کے دن سوال ہو گا۔

شوہر کے حقوق درج ذیل ہیں:

اطاعت و فرمانبرداری:

بیوی پر لازم ہے کہ شوہر کے جائز احکام میں اس کی فرمانبرداری کرے۔ قرآن مجید میں نیک بیویوں کو "قانتات" یعنی فرمانبردار قرار دیا گیا ہے۔ (سورۃ النساء: 34)

عزت و احترام:

بیوی کو چاہیے کہ شوہر سے نرم لہجے میں بات کرے، اسے عزت دے اور اس کی عزت نفس کا خیال رکھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "شوہر کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے"۔ (سنن ابن ماجہ: 1853)

stepacademyofficial.com

رازوں کی حفاظت:

شوہر کے ذاتی معاملات، کمزوریاں یا گھر کے راز دوسروں سے بیان نہ کرنا بھی شوہر کا حق ہے۔ قرآن مجید میں بیوی کو "حافظات للغیب" قرار دیا گیا ہے۔ (سورۃ النساء: 34)

مال و عزت کی حفاظت:

شوہر کے مال اور عزت کی حفاظت بیوی کی شرعی ذمہ داری ہے، حتیٰ کہ غیر موجودگی میں بھی۔

خوش اخلاقی اور محبت:

بیوی شوہر سے خوش اخلاقی، مسکراہٹ اور محبت سے پیش آئے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہترین سلوک کرے۔" (سنن ترمذی: 3895)

بیوی کے حقوق:

اسلام نے عورت کو وہ مقام عطا کیا ہے جو جاہلیت کے دور میں مفقود تھا۔ بیوی کے حقوق کو قرآن و سنت میں بڑی اہمیت دی گئی ہے تاکہ ازدواجی زندگی عدل، محبت اور سکون پر قائم رہے۔ ذیل میں چند حقوق بیان کیے جاتے ہیں

نکاح کے بعد کفالت و نان نفقہ:

شوہر پر فرض ہے کہ وہ بیوی کے کھانے، کپڑے، رہائش اور بنیادی ضروریات کا مکمل خیال رکھے۔ (سورۃ النساء: 34)

محبت و حسنِ سلوک:

شوہر کو بیوی سے محبت سے پیش آنا چاہیے، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو"۔ (سنن ترمذی: 3895)

عدالت و مساوات (اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں):

اسلام تعددِ ازواج میں انصاف کو لازم قرار دیتا ہے، کسی ایک کو ترجیح دینا ظلم ہے۔ (سورۃ النساء: 3)

بیوی کی عزتِ نفس کا احترام:

شوہر کو بیوی کے جذبات، عزت اور رائے کا خیال رکھنا چاہیے، سختی یا تحقیر جائز نہیں۔ (سورۃ البقرۃ: 187)

سوال 4: سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم، سیرت اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روشنی میں اولاد کے حقوق کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: ## اولاد کے حقوق:

اسلام میں اولاد کے حقوق کو بہت اہمیت دی گئی ہے کیونکہ وہ خاندان کا مستقبل اور معاشرت کی بنیاد ہیں۔ قرآن و حدیث میں بار بار تاکید کی گئی ہے کہ والدین اور اولاد کے درمیان محبت، ادب، اور احترام قائم رکھا جائے۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اولاد کی اچھی تربیت کریں، ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھیں، اور انہیں دین کی تعلیم دیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا" (سورۃ لقمان: 14)۔

یہ تعلیم بچوں کی عزت و احترام کی بھی دلیل ہے۔ اولاد کا حق ہے کہ ان کے جذبات کا خیال رکھا جائے، ان کے لیے اچھا ماحول

stepacademyofficial.com

فراہم کیا جائے، اور ان کے ساتھ شفقت اور نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"بہترین تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں"

(سنن ترمذی: 3895)۔

یہ حدیث اولاد کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتی ہے۔ اولاد کو نہ صرف مادی چیزیں دی جائیں بلکہ اخلاق، محبت، اور دینی تعلیم بھی ان کا حق ہے۔

سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے اولاد کے حقوق کی پاسداری کی مثالیں:

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی سیرت مبارکہ میں اولاد کے حقوق کی پاسداری کی بے شمار مثالیں قائم کیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بچوں سے بے حد محبت فرماتے تھے اور ان کی حفاظت اور تربیت کو اولین ترجیح دیتے تھے۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بچوں سے محبت نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نہ صرف اپنی اولاد بلکہ تمام بچوں کے لیے نرمی اور حسن سلوک کا درس دیتے تھے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی بھی بچوں کو ڈرانے یا تذلیل کرنے کا طریقہ اختیار نہیں کیا بلکہ ان کی بات کو توجہ سے سنتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت اور ان کے حقوق کی پاسداری آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت اور شفقت کا بہترین نمونہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کے حقوق کی حفاظت کس قدر اہم ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور اپنی اولاد کو قرآن وسنت کے مطابق چلنے کی ہدایت فرمائی۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے اپنی اولاد، خصوصاً حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت فرمائی۔ ان کے بارے میں آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے فرمایا:

"فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ"۔

"فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔" (صحیح بخاری، کتاب المناقب)

سیرت مبارکہ میں متعدد واقعات ملتے ہیں جہاں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بچوں کی دعاؤں کو بہت زیادہ اہمیت دی اور والدین کو تاکید فرمائی کہ وہ اپنی اولاد کے لیے دعا کریں کیونکہ یہ دعائیں ان کے لیے کامیابی اور برکت کا ذریعہ بنتی ہیں۔ یوں سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اولاد کے حقوق میں محبت، تعلیم، تحفظ، اور دینی تربیت شامل ہیں جن کی ادائیگی والدین کی اولین ذمہ داری ہے۔

سیرت اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مثالیں:

اہل بیت اطہار کی زندگی بھی اولاد کے حقوق کی پاسداری اور محبت و شفقت کی بہترین مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں بچوں کے حقوق کا خاص خیال رکھا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور انہیں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھے

stepacademyofficial.com

اخلاق سکھاتے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت میں نہایت محتاط اور محبت کرنے والی تھیں، اور آپ کی زندگی سے اولاد کی عزت واحترام کا بہترین نمونہ ملتا ہے۔

سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مثالیں:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں میں بھی اولاد کے حقوق کی پاسداری کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کی محبت اور تربیت میں نہایت حساس تھے اور ہمیشہ دین و دنیا کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اپنی اولاد کے ساتھ نہایت مہربان اور محبت کرنے والے تھے، وہ اپنی اولاد کو اچھے اخلاق اور تقویٰ کی تعلیم دیتے تھے اور ان کی دینی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی اولاد کی حقوق کی حفاظت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دی۔

اولاد کے بنیادی حقوق:

اولاد کے چند حقوق درج ذیل ہیں:

اچھا نام رکھنا:

اچھا نام دینا بچے کا پہلا حق ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ''

''قیامت کے دن تمھیں تمھارے اور تمھارے والد کے نام سے پکارا جائے گا، پس اچھے نام رکھو۔'' (سنن ابی داؤد: 4948)

تعلیم وتربیت:

اسلام بچے کو نہ صرف دنیاوی بلکہ دینی علم سکھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (سورۃ التحریم: 6)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ''

یہ آیت تربیت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

اخلاق وآداب کی تعلیم:

اچھے اخلاق، جیسے سچ بولنا، بڑوں کا ادب، وقت کی پابندی اسلامی تربیت کا حصہ ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم بچوں کو شفقت سے ادب سکھایا کرتے تھے۔

درگزر اور اصلاح:

بچوں کی غلطیوں پر فوراً غصہ نہیں بلکہ مناسب انداز میں اصلاح کی جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا:

''الرِّفْقُ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ''۔

''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے، اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔'' (صحیح مسلم: 2594)

اچھی صحبت اور ماحول فراہم کرنا:

اولاد کے لیے پاکیزہ، محبت بھرے اور محفوظ ماحول کا انتظام والدین کا حق ہے۔

stepacademyofficial.com

اخلاقی اور دینی تعلیم:

اولاد کو قرآن و حدیث کی تعلیم دینا اور اچھے اخلاق کی تربیت کرنا والدین کا اہم فرض ہے۔

دعاؤں اور نیک خواہشات کا حق:

اولاد کے لیے والدین کی دعا اور نیک خواہشات ان کے حقوق میں شامل ہیں جو ان کی کامیابی کا ذریعہ بنتی ہیں۔

معاشرتی تعلیم:

اولاد کو دوسروں کے حقوق اور معاشرتی آداب سکھانا بھی والدین کا فرض ہے۔

انصاف اور خصوصی توجہ:

اگر کوئی بچہ جسمانی یا ذہنی طور پر زیادہ توجہ کا مستحق ہو، تو اس کی رعایت ظلم نہیں بلکہ عدل کا اعلیٰ مظہر ہے، بشرطیکہ باقی بچوں
کے دلوں میں حسد نہ اُبھرے۔ اسلامی تعلیمات میں اولاد کا مقام نعمت اور امانت کا ہے۔ ان کے ساتھ محبت، عدل، اور تربیت والدین کی
دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت، قرآن کی تعلیمات، اور شریعت کے اصول اس بات پر زور دیتے ہیں کہ
اولاد کو نہ صرف پیار بلکہ راستہ، تربیت، انصاف اور دعاؤں کا بھی حصہ بنایا جائے۔

سوال 5: اسلامی تعلیمات کے مطابق بیوہ کے حقوق اور حسنِ سلوک بیان کریں۔

جواب: بیوہ کے حقوق:

اسلام میں بیوہ خواتین کے حقوق کی حفاظت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن و سنت نے بیوہ کی عزت، مالی تحفظ، اور سماجی
حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے واضح اصول وضع کیے ہیں۔ بیوہ کو نہ صرف اس کے شوہر کے بعد مالی تحفظ دیا جاتا ہے بلکہ اس کے حقوق کو
پورا کرنا معاشرتی ذمہ داری بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بیواؤں کے مال کو ان کی اجازت بغیر استعمال نہیں کیا جائے
گا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے (سورۃ النساء: 19)۔

حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے بھی بیواؤں کی مدد اور ان کے حقوق کی حفاظت پر خاص زور دیا اور انہیں معاشرتی طور پر
عزت و احترام دلانے کی تعلیم دی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کی مدد کرنا اور اس کے حقوق کا خیال رکھنا مسلمانوں کے لیے بڑا
ثواب اور نیکی کا ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت میں بیوہ کو وراثت میں حصہ دیا گیا ہے اور انہیں تنہا چھوڑنا یا ظلم کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس
کے علاوہ، معاشرتی نظام میں بیوہ کو عزت اور مقام دیا جانا چاہیے تاکہ وہ خود کفیل بن سکے اور کسی بھی قسم کی محرومی یا ظلم سے بچی رہے۔ اس
طرح اسلام نے، بیوہ خواتین کے حقوق کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے تاکہ وہ عزت، وقار اور تحفظ کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بیوہ سے حسن تعلیمات بارے تعلیمات:

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے بیوہ خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کو دین کا حصہ بنایا۔

بیوہ کی خدمت کا اجر:

''اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ كَالصَّائِمِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ، وَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ''

ترجمہ: ''بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، یا وہ جو دن کو روزہ رکھتا
اور رات کو قیام کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری: 5353)

stepacademyofficial.com

اسوہ حسنہ سے عملی مثال:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بیویوں میں سے اکثر بیوہ تھیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے نہ صرف ان سے نکاح فرمایا بلکہ ان کے ساتھ بہترین حسنِ معاشرت کا مظاہرہ فرمایا، جو قیامت تک امت کے لیے سنت اور مثال ہے۔

بیوہ کے مقرر کردہ حقوق:

بیوہ عورتوں کے لیے اسلامی قانون نے چند نمایاں حقوق متعین فرمائے ہیں:

1۔ عدت:

غیر حاملہ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے جب کہ حاملہ ہو تو عدت وضع حمل تک ہے۔ (سورۃ البقرہ: 234، 240)

2۔ وراثت میں حصہ:

﴿وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ﴾ (سورۃ النساء: 12)

"اور ان (بیویوں) کے لیے چوتھائی ہے تمھارے چھوڑے ہوئے مال میں سے۔"

3۔ شادی کا اختیار:

بیوہ عورت کو نکاحِ ثانی کا حق دیا گیا ہے، اور نحوست کا تصور باطل قرار پایا۔

4۔ جبر سے آزادی:

﴿فَلَا تَعۡضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحۡنَ أَزۡوَٰجَهُنَّ﴾ (سورۃ البقرہ: 232)

ترجمہ: "تو انھیں مت روکو کہ وہ (پھر سے) اپنے (پہلے) شوہروں سے نکاح کر لیں"

5۔ کفالت کی ذمہ داری:

اسلام نے بیوہ کی کفالت کو معاشرے اور ریاست کی ذمہ داری قرار دیا۔ یہ حدیث اس بات کو مزید واضح کرتی ہے:

"أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا"

"میں اور یتیم کا کفیل جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے (اور انگلیوں کو جوڑ کر دکھایا)۔"

بیوہ کے بچے یتیم کہلاتے ہیں، اور ان کی کفالت جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

(الف) صرف اللہ کے حقوق
(ب) انسانوں کے باہمی حقوق ✓
(ج) جانوروں کے حقوق
(د) عبادات کی اقسام

(ii) سب سے پہلا حق کس ہستی کا ہے؟

(الف) انسان کا
(ب) والدین کا
(ج) اللہ تعالیٰ کا ✓
(د) معاشرہ کا

stepacademyofficial.com

(iii) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"، یہ حدیث کس بات پر زور دیتی ہے؟
(الف) تجارت پر (ب) تعلیم و تربیت پر ✓ (ج) عبادات پر (د) نکاح پر

(iv) بیوہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا شخص کس کے برابر ہے؟
(الف) مجاہد ✓ (ب) طالب علم (ج) تاجر (د) بادشاہ

(v) والدین کے بعد سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟
(الف) ہمسایہ کا (ب) بیوی کا (ج) استاد کا ✓ (د) دوست کا

(vi) نبی کریم ﷺ نے خادم کو کتنی مرتبہ معاف کرنے کا حکم دیا:
(الف) تین مرتبہ (ب) سات مرتبہ (ج) دس مرتبہ (د) ستر مرتبہ ✓

(vii) بیوی کے ساتھ حسن سلوک کو کس چیز کی علامت قرار دیا گیا ہے؟
(الف) نیکی (ب) تقویٰ (ج) کامل ایمان ✓ (د) غربت

(viii) حقوق العباد کی ادائیگی کا بدلہ کیا ہے؟
(الف) دنیا کی دولت (ب) عزت (ج) جنت ✓ (د) شہرت

(ix) اسلام نے یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے؟
(الف) لاپرواہی (ب) سختی (ج) ہمدردی و انصاف ✓ (د) تنقید

(x) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت کی:
(الف) پانچ سال (ب) سات سال (ج) نو سال (د) دس سال ✓

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) **حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟**

جواب: حقوق العباد سے مراد بندوں کے وہ حقوق ہیں جو انسان کو دوسرے انسانوں کے ساتھ انصاف، عدل، حسنِ سلوک اور احسان کے ساتھ ادا کرنے ہوتے ہیں۔

(ii) **اسلام میں اساتذہ کا کیا مقام ہے؟**

جواب: اسلام میں استاد کا مقام روحانی والد کے برابر ہے۔ وہ انسان کی تربیت، علم اور کردار سازی میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

(iii) **قرآن مجید میں بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کا کیا حکم دیا گیا ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (سورۃ النساء: 19) یعنی: عورتوں کے ساتھ نرمی اور بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔

(iv) **بیوہ کی کفالت کرنے والے کو کس کے برابر قرار دیا گیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:**

جواب: "بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔" (صحیح بخاری: 6006)

stepacademyofficial.com

(v) زوجین کے درمیان محبت اور احترام کیوں ضروری ہے؟

جواب: زوجین کے درمیان محبت و احترام گھر کا سکون ہے۔ قرآن نے دونوں کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔(سورۃ البقرۃ: 187)

(vi) اولاد کے ساتھ نرمی اور محبت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بچوں کو پیار کرتے، گود میں اٹھاتے، ان کی دلجوئی فرماتے، تاکہ ان میں اعتماد اور محبت کا جذبہ پیدا ہو۔

(vii) اگر اساتذہ کے حقوق ادا نہ کیے جائیں تو کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

جواب: علم کی برکت ختم ہو جاتی ہے، نافرمانی بڑھتی ہے، اور ایسے طلبہ دنیا و آخرت میں محرومی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(viii) اسلام میں بیوہ کی عزت و وقار کا کیا مقام ہے؟

جواب: بیوہ کی کفالت اور عزتِ نفس کی حفاظت پر بہت زور دیا گیا ہے، اور اسے تنہا نہ چھوڑنے کا حکم ہے۔

(ix) حقوق العباد کی ادائیگی کا دنیا میں کیا فائدہ ہے؟

جواب: محبت، سکون، عزت، اور ایک پرامن معاشرہ وجود میں آتا ہے جہاں ہر شخص مطمئن زندگی گزار سکتا ہے۔

(x) آخرت میں حقوق العباد کی خلاف ورزی کا کیا انجام ہوگا؟

جواب: اگر کسی کے حقوق ضائع کیے گئے ہوں تو قیامت کے دن نیکیاں لے کر حق دار کو دی جائیں گی، یہاں تک کہ ظالم مفلس بن جائے گا۔

حلِ مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) وصال کے وقت نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی زبان پر الفاظ جاری تھے:

(الف) اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا ✓　(ب) ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا

(ج) بزرگوں کی عزت کرنا　(د) صدقہ و خیرات کرنا

(ii) جنتی عورتوں کی سردار ہیں:

(الف) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا　(ب) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا　(د) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓

(iii) اولاد کا سب سے پہلا حق ہے:

(الف) عقیقہ کرنا　(ب) تعلیم و تربیت　(ج) شادی　(د) اچھا نام رکھنا ✓

(iv) حدیثِ مبارک میں بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو قرار دیا گیا:

(الف) سخی　(ب) محسن　(ج) مجاہد ✓　(د) صابر

(v) بیوہ کی عدّت مقرر کی گئی ہے:

(الف) دو ماہ دس دن　(ب) تین ماہ دس دن　(ج) چار ماہ دس دن ✓　(د) ایک سال

stepacademyofficial.com

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) آپ اپنے اساتذہ کرام کا کیسے احترام کرتے ہیں؟

جواب: اساتذہ کرام کی بات غور سے سنتا ہوں، ان کے سامنے ادب سے پیش آتا ہوں اور ان کی عزت کرتا ہوں۔

(ii) خاوند کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: 1. بیوی اس کی اطاعت کرے۔ 2. اس کی عزت اور مال کی حفاظت کرے۔

(iii) بیوی کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: 1. نان و نفقہ یعنی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی۔ 2. محبت، عزت اور حسنِ سلوک۔

(iv) اولاد کے دو حقوق تحریر کریں۔

جواب: 1. اچھا نام رکھنا۔ 2. دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت دینا۔

(v) بیوہ کے دو حقوق تحریر کریں۔

جواب: 1. عدت کی مدت کے بعد نکاح کرنے کا اختیار۔ 2. خاوند کی وراثت میں حصہ۔

(vi) معاون عملہ کے دو حقوق بیان کریں۔

جواب: 1. اس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے۔ 2. اس پر طاقت سے زیادہ کام نہ ڈالا جائے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) اساتذہ کے حقوق

(ii) معاون عملہ کے حقوق

(iii) زوجین کے حقوق

(iv) اولاد کے حقوق

(v) بیوہ کے حقوق

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر5.....1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ سیرتِ نبوی، سیرتِ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام سے مذکورہ حقوق العباد کی پاس داری کی مثالیں جمع کریں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔

☆ قرآن و حدیث کی روشنی میں اساتذہ کے حقوق کی فہرست مرتب کروائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کروائیں۔

☆ معاون عملے کے ساتھ روزمرہ زندگی میں کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے، تبادلۂ خیال کریں۔

stepacademyofficial.com